

## 42106 - ایام تشریق کے روزوں کا حکم

### سوال

پر جمعرات کے دن روزہ رکھنا میری عادت ہے ہوا یہ کہ میں نے بارہ ذوالحجہ جمعرات کے دن روزہ رکھا، میں نے جمعہ کے دن سنا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز نہیں، اور جمعرات کا دن ایام تشریق میں تیسرا دن تھا، کیا مجھ پر کچھ لازم آتا ہے کیونکہ میں نے اس دن روزہ رکھا تھا؟؟ اور کیا واقعی ایام تشریق کا روزہ رکھنا صحیح نہیں یا کہ ہم صرف عید کے پہلے دن روزہ نہ رکھیں؟؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنا حرام ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ( رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور یوم النحر کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا) یوم النحر عید الاضحیٰ کا دن ہے . صحیح بخاری ( 1992 ) صحیح مسلم ( 827 ) علماء کرام کا اجماع ہے کہ ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا حرام ہے.

ایسے ہی عید الاضحیٰ کے بعد ایام تشریق کے تینوں ایام میں بھی روزہ رکھنا حرام ہے ( وہ ایام گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ ہیں ) کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1141 ) .

اور ابوداؤد میں ابو مرہ مولى ام ہانی سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرو کے ساتھ اپنے والد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ کے پاس گئے تو انہوں نے ان دونوں کے سامنے کھانا پیش کیا اور کہنے لگے: کھاؤ، تو وہ کہنے لگے میرا تو روزہ ہے، تو عمرو رضی اللہ تعالیٰ کہنے لگے: کھاؤ ان ایام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزہ نہ رکھنا کا حکم دیا کرتے تھے. سنن ابوداؤد ( 2418 )

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ایام تشریق کے دن تھے. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

ليكن اس حاجي كے ليے ايام تشریق كے روزے ركھنا جائز ہيں جس كے پاس قرباني نہ ہو، عائشہ اور ابن عمر رضي الله تعالى عنهم بيان كرتے ہيں كہ : ( ہميں ايام تشریق كے روزہ ركھنے كي اجازت نہيں دي گئي ليكن جو قرباني نہ پائے اسے اجازت ہے ) صحيح بخاري حديث نمبر ( 1998 ) .

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعاليٰ كہتے ہيں:

حج قرآن اور حج تمتع كرنا والا اگر قرباني نہ پائے تو اس كے ليے ان تين ايام كے روزے ركھنے جائز ہيں تا كہ روزے ركھنے سے قبل حج كا موسم ختم نہ ہو جائے، ليكن ان كے علاوہ كسي دوسرے شخص كے ليے ان ايام كے روزے ركھنا جائز نہيں، حتي كہ اگر كسي انسان كے ذمہ مسلسل دو ماہ كے روزے بھي ہوں تو وہ عيد اور اس كے بعد تين دن تك روزہ نہ ركھے اور پھر بعد ميں اپنے روزے تسلسل كے ساتھ مكمل كرے . ديكھيں فتاويٰ رمضان ( 727 ) .

اس كي مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے سوال نمبر ( 21049 ) اور ( 36950 ) كے جوابات ضرور ديكھيں .

واللہ اعلم .